بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

عرفی نے دنیا کی بے ثباتی اور زندگی کے انقلابات و تغیرات پر ایک نہایت معرکہ آرا قصیدہ "حیران رفتم، نالاں رفتم" کے ردیف وقافیہ کے ساتھ کہا ہے، اس کے ابتدائی چند شعر یہ ہیں۔

از در دوست چہ گویم بچہ ساماں رفتم — ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم
آمدم صبحدم و شام برفتم بشنو — کہ چساں آمدم اینجا بچہ عنواں رفتم
آمدم صبح چو بلبل بچمن در نوروز — شام چوں ماتمے از خاکِ شہیداں رفتم
دوستاں زہر بگریید کہ رفتم ناکام — دشمناں نوش بخندید کہ گریاں رفتم

ان اشعار کو غور سے پڑھیئے اور پھر سوچئے کہ کیا آج ان اشعار کا مصداق سابق وزیر اعظم مرارجی ڈیسائی سے بڑھکر اور بہتر کوئی دوسرا شخص ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!

یوں تو جب مارچ ۱۹۷۷ء میں جنتا گورنمنٹ ایک عجیب وغریب ڈرامائی انداز میں قائم ہوئی تھی ارباب نظر نے اسی وقت محسوس کر لیا تھا کہ چوں کہ جنتا پارٹی کی تعمیر ہیں ایک صورت خرابی کی مضمر ہے۔ اس لئے یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں ہے۔ لیکن یہ بات تو کسی کے وہم وگمان میں نہ تھی کہ مرارجی ڈیسائی گورنمنٹ کا خاتمہ اس قدر جلد اور اس درجہ عبرت انگیز طریقہ پر ہوگا، کیا عجیب اتفاق ہے کہ ایک طرف جمعیت علمائے ہند نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کی اور اُدھر پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر نے حکومت پر عدم اعتماد کا ریزولیوشن پیش کیا، جنتا پارٹی میں مرارجی ڈیسائی کی لیڈر شپ کا مخالف ایک عنصر پہلے سے موجود تھا ہی، اس کو موقع

مل گیا، اور یہ لوگ پارٹی سے اور جو وزارت میں تھے وہ وزارت سے بھی اتنی بڑی تعداد میں مستعفی ہو گئے کہ اب گورنمنٹ کے لئے عدم اعتماد کے ریزولیوشن کا سامنا کرنا آسان نہ رہا۔ وزیر اعظم اور ان کے حامیوں نے جوڑ توڑ کی بہت کوشش کی لیکن جب کامیابی نہیں ہوئی تو بار مان کر گورنمنٹ مستعفی ہو گئی۔

اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ جہاں تک ملک کے اندرونی اور داخلی معاملات کا تعلق ہے ملک کی صورتِ حال کبھی اتنی ابتر اور پراگندہ نہیں ہوئی جیسی کہ مرارجی ڈیسائی کے ڈھائی سالہ عہدِ حکومت میں ہوئی ہے۔ لا اینڈ آرڈر مفقود ہو گیا، فرقہ وارانہ فسادات عام ہو گئے۔ کرپشن کے لئے کوئی روک ٹوک نہ رہی، اسمگلنگ اور بلیک مارکیٹنگ کو کھلی چھوٹ مل گئی، دفتروں، اداروں اور تعلیم گاہوں میں ڈسپلن کا نام و نشان نہ رہا۔ گرانی، غریبی اور بے روزگاری روز بروز افزوں سے افزوں تر ——— ہوتی رہی غرض کہ ایک ملک کی تباہ حالی کے جو اسباب ہوتے ہیں وہ سب بیک وقت اس ڈھائی برس کی مدت میں جمع ہو گئے، اور ہمارے نزدیک ان سب کی ذمہ دار مسٹر مرارجی ڈیسائی کی بے اصول سیاست، ہوسِ اقتدار اور مزاج و طبیعت ہے۔

مرارجی ڈیسائی کو دعویٰ ہے کہ وہ بڑے با اصول شخص ہیں، کسی زمانہ میں ہوں گے! لیکن اپنی وزارتِ عظمٰی کے زمانہ میں اردو، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، اور صدر جمعیت العلما کے نام اپنے خط میں فرقہ وارانہ فسادات، اور انسداد گاؤ کشی کے متعلق انھوں نے جو بیانات دیئے اور ان میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح جن سنگھ اور آر۔ ایس۔ ایس کے ساتھ دوستی کر کے پھر اُسے ساتھیوں سے بگاڑ کرنا، چرن سنگھ کو وزارت سے الگ کر کے پھر اُن کو وزارت میں شامل کرنا، راج نرائن کو پارٹی سے ہی الگ کر دینا وزارت

غلطی سے مستعفی ہونے کے بعد پھر وزارت سازی کی درخواست کرنا اور اُس کے لئے ایک مہم چلانا، پھر صدر کو اپنے حامیوں کی جو فہرست پیش کی اُس میں اُن لوگوں کے نام بھی شامل کر دیتا جو اُن کے مخالف گروپ سے تعلق رکھتے ہیں، یہ سب وہ باتیں ہیں جو اُن کے دعویٰ کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتیں' اس ملک کی سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ یہاں سیاست پابند اخلاق وضوابط نہیں، اور یہ ایک ایسا حمام ہے جس میں سب ہی ننگے ہیں۔ چنانچہ چودہری چرن سنگھ کی گورنمنٹ بنتے ہی حزب مخالف کو اسے ختم کرنے کی فکر ہو گئی۔ حالانکہ دیانت داری اور ملک وقوم کی حقیقی خیر خواہی کا تقاضا یہ تھا کہ کم از کم پانچ چھ مہینے حکومت کو کام کرنے کا موقع دیا جاتا اور اس کے ساتھ تعاون کر کے اس کو قوی اور مضبوط بنایا جاتا۔

الفخری

الفخری کا شمار اسلام کی مستند تاریخوں میں ہے، مختصر مگر جامع' اس میں ایسی خصوصیات ہیں جو دوسری تاریخی کتابوں میں نہیں ملتیں۔ مصنف" محمد بن علی بن طباطبا" نے تاریخ الفخری کے دو حصّے کیے ہیں۔ ایک سیاست اور اصول حکمرانی۔ اور دوسرے دول اسلامیہ کی مختصر تاریخ جس میں ہر خلیفہ کے حالات کے ساتھ اس کے وزراء کا مفصل تذکرہ ہے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے لے کر آخری خلیفہ مستعصم باللہ تک حالات بیان کئے گئے ہیں۔ مترجم مولوی محمود علی خاں بھوپالی مرحوم

متوسط تقطیع $\frac{20 \times 26}{8}$ سائز قیمت مجلد ؍۔ اٹھارہ روپے پچھتر پیسے

ندوۃ المصنفین، جامع مسجد دھلی ۶